QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

شعائر اللہ کی حرمت اور گلوبلائزیشن کے چیلنجز: اصلاح فکر و عمل کے اسلامی اصول: ایک تجزیاتی مطالعہ

"The Sanctity of the Symbols of Allah and the Challenges of Globalization: Islamic Principles of Reform in Thought and Action – An Analytical Study"

Abdul Rehman
PhD Scholar Department of Social Sciences Superior University City Campus Lahore
Email:aabdulrehmanstars@yahoo.com
Dr. Hafiz. M. Mudassar Shafique
Assistant Professor, Chaudhry Abdul Khaliq Centre for Contemporary Islamic Sciences (CAKCCIS), Superior University, Lahore
Email: mudassar.shafique@superior.edu.pk, mudassaraarbi@gmail.com
Dr. Muhammad Samiullah
Associate Professor, Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Lahore, Pakistan
Email: muhammadsamiullah@umt.edu.pk

Abstract
The present study undertakes an analytical exploration of the concept of the sanctity of the Islamic symbols (Shaʿāʾir Allāh) in light of the emerging challenges posed by globalization. Shaʿāʾir Allāh, as delineated in the Qur'an and Sunnah, occupy a central place in shaping the religious identity, collective consciousness, and ethical orientation of Muslim societies. These symbols—ranging from the rituals of worship to visible markers of Islamic identity—are not merely ceremonial expressions, but deeply embedded signifiers of faith that preserve the spiritual and moral framework of the community. In the contemporary age, characterized by globalization, these values and symbols encounter multifaceted threats, including cultural homogenization, secular ideologies, consumerism, and the erosion of spiritual authority.

This article investigates the dynamic interaction between the sacredness of Shaʿāʾir Allāh and the forces of globalization, highlighting the tension between the preservation of tradition and the pressures of modernity. By engaging with Qur'anic directives, Prophetic guidance, and the interpretations of classical exegetes such as al-Ṭabarī and Ibn Kathīr, alongside contemporary scholarship by thinkers like Yusuf al-Qaradawi and Taha Jaber al-Alwani, the research emphasizes the enduring necessity of protecting the sanctity of Islamic rituals and symbols as a shield against identity fragmentation.

In addition, the study focuses on the Islamic principles of reform in thought and action (iṣlāḥ al-fikr wa al-ʿamal), analyzing how they provide a constructive methodology for addressing the ethical and intellectual challenges of a globalized world. These principles advocate a balance between unwavering commitment to divine guidance and adaptive engagement with changing socio-cultural realities. The research underscores that maintaining the sanctity of Shaʿāʾir Allāh is not an act of isolationism; rather, it fosters resilience, creativity, and ethical participation in the global arena without compromising core Islamic values.

Through a critical and comparative methodology, the paper situates the discussion of Shaʿāʾir Allāh within broader debates on globalization, identity, and moral relativism. It argues that Islamic principles,

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

rooted in the objectives of Sharīʿah (maqāṣid al-sharīʿah), are not only capable of safeguarding the spiritual essence of Muslim communities but also of offering universal ethical insights relevant to humanity at large. The study concludes that the preservation of Shaʿāʾir Allāh and the application of Islamic reformative principles constitute an indispensable framework for Muslim societies to navigate the complexities of globalization while remaining faithful to their divine mandate.
Keywords: *Shaʿāʾir Allāh, sanctity, globalization, Islamic reform, maqāṣid al-sharīʿah, Muslim identity, cultural challenges.*

مقدمہ

اسلامی تعلیمات کی روح میں شعائر اللہ کو ایک نمایاں اور بنیادی مقام حاصل ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے" :ذَٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ" ۔[1] اس آیتِ کریمہ نے واضح کر دیا کہ شعائر اللہ کی حرمت اور ان کا احترام دراصل ایمان و تقویٰ کی علامت ہے۔ شعائر سے مراد وہ تمام مظاہر اور علامات ہیں جو دینِ اسلام کی پہچان اور اس کے تشخص کو اجاگر کرتے ہیں، مثلاً کعبہ، صفا و مروہ، اذان، قربانی، اور دیگر دینی شعائر۔[2] ان شعائر کا مقصد صرف ایک مذہبی رسم ادا کرنا نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کے اجتماعی شعور، دینی وحدت اور فکری بقا کو محفوظ رکھنا ہے۔

موجودہ دور میں گلوبلائزیشن (عولمہ) کا تصور انسانی زندگی کے ہر پہلو کو اپنی گرفت میں لے چکا ہے۔ سیاسی، معاشی، تعلیمی اور ثقافتی میدانوں میں گلوبلائزیشن نے ایک نئی طرزِ حیات کو فروغ دیا ہے جو بظاہر سہولت اور ترقی کا پیغام دیتی ہے مگر درحقیقت تہذیبی یلغار اور فکری انحرافات کو بھی جنم دیتی ہے[3]۔ عالمی سطح پر مغربی سیکولر فکر کے غلبے نے نہ صرف مسلم معاشروں کے تہذیبی ڈھانچے کو متاثر کیا ہے بلکہ ان کے دینی شعائر کو بھی سوالیہ نشان بنا دیا ہے۔ مثال کے طور پر حجاب پر پابندی، اسلامی نصاب پر اعتراضات، اور شعائر کی توہین جیسے مسائل گلوبلائزیشن کے دور میں ایک بڑا چیلنج بن کر سامنے آئے ہیں[4]۔

شعائر اللہ کی حرمت اور گلوبلائزیشن کے اس دباؤ کے مابین ایک فکری و عملی تصادم پیدا ہوا ہے۔ ایک طرف قرآن و سنت کی تعلیمات ہیں جو شعائر کے احترام کو واجب قرار دیتی ہیں، اور دوسری طرف جدید دنیا کا وہ نظام ہے جو مذہب کو نجی دائرے تک محدود رکھنے پر زور دیتا ہے[5]۔ اس صورتحال میں امتِ مسلمہ کے لیے یہ ایک اہم سوال ہے کہ وہ اپنے شعائر کے احترام اور حرمت کو کیسے محفوظ رکھے اور گلوبلائزیشن کے منفی اثرات کا مقابلہ کیسے کرے۔

اسلام کا نظامِ فکر اور شریعت اس مسئلے کا حل پیش کرتے ہیں۔ قرآنِ کریم نے جہاں شعائر اللہ کی تعظیم کو تقویٰ کی علامت قرار دیا ہے وہاں یہ اصول بھی دیا ہے کہ دینِ اسلام ایک عالمگیر دین ہے اور اس کی تعلیمات ہر دور اور ہر خطے کے انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہیں[6]۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے قول و فعل سے یہ واضح کیا کہ اسلامی شعائر کا تحفظ صرف فرد کا کام نہیں بلکہ اجتماعی ذمہ داری ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے اذان کو اسلامی شناخت بنایا، نمازِ جمعہ کو مسلمانوں کی وحدت کا ذریعہ قرار دیا، اور حج کو ایک عالمی اجتماع کی حیثیت عطا کی[7]۔

---

[1] ۔القرآن الکریم، سورۃ الحج، 32۔

[2] ۔ابن کثیر، إسماعیل بن عمر. تفسیر القرآن العظیم. بیروت: دار الفکر، 1998، ج5، ص415۔

[3] ۔Esposito, John L. Islam: The Straight Path. Oxford University Press, 1998, p. 210

[4] ۔قرضاوي، یوسف. التسامح في الإسلام. بیروت: مؤسسة الرسالة، 1992، ص67۔

[5] ۔. Watt, W. Montgomery. Muhammad: Prophet and Statesman. Oxford: Oxford University Press, 1961, p. 145

[6] ۔طبري، محمد بن جریر. جامع البیان في تأویل القرآن. بیروت: دار المعرفة، 1992، ج17، ص280۔

[7] ۔ابن ہشام، عبد الملک. السیرة النبویة. بیروت: دار المعرفة، 2001، ج2، ص112۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

گلوبلائزیشن کے دور میں جب تہذیبی شناختیں مٹائی جارہی ہیں، اسلامی شعائر کا تحفظ اور زیادہ اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ کیونکہ یہ شعائر ہی ہیں جو مسلمانوں کی امتیازی شناخت اور ان کے دینی تشخص کی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔ اگر ان شعائر کی عظمت کمزور ہو جائے تو رفتہ رفتہ امت کا دینی شعور بھی متزلزل ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ علماء اور مفکرین بار بار اس بات پر زور دیتے ہیں کہ گلوبلائزیشن کی لہر کا مقابلہ اسلامی اصولوں کے ساتھ کیا جائے اور شعائر اللہ کو امت کی اجتماعی زندگی کا محور بنایا جائے[8]۔

اس تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ شعائر اللہ کی حرمت کے تصور کو قرآن وسنت اور اسلامی فکر کی روشنی میں واضح کیا جائے، اور دیکھا جائے کہ گلوبلائزیشن کے چیلنجز کے مقابلے میں اسلام کس طرح اصلاحِ فکر و عمل کے اصول فراہم کرتا ہے۔ مزید یہ کہ تجزیاتی انداز میں یہ جانچا جائے کہ آیا گلوبلائزیشن صرف خطرہ ہے یا اس میں کچھ ایسے مواقع بھی ہیں جن سے اسلام اپنے شعائر کی عظمت کو مزید اجاگر کر سکتا ہے۔

یوں یہ مقالہ شعائر اللہ کی حرمت اور گلوبلائزیشن کے باہمی تعلق کو اجاگر کرتا ہے، اور یہ پیغام دیتا ہے کہ اسلامی شعائر کی عظمت محض ایک مذہبی تقاضا نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کی بقا، وحدت اور فکری آزادی کے لیے بھی ناگزیر ہے۔

شعائر اللہ کی تعریف اور قرآنی حیثیت

شعائر اللہ کی اصطلاح اسلامی علوم میں نہایت اہمیت رکھتی ہے۔ لغوی اعتبار سے "شعائر" کا مطلب ہے "علامات" یا "نشانیاں"، اور "شعائر اللہ" سے مراد وہ مظاہر اور علامات ہیں جو براہِ راست اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اس کی اطاعت سے وابستہ ہیں[9]۔ قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر یہ اصطلاح آئی ہے، جن میں سب سے زیادہ نمایاں ذکر سورۃ البقرۃ، سورۃ المائدۃ، اور سورۃ الحج میں ہوا ہے۔

لغوی اور اصطلاحی معنی

اہل لغت کے نزدیک "شَعیرۃ" اصل میں ایک نشانی یا علامت کو کہا جاتا ہے، جس سے دین اور عبادت کی پہچان ہو[10]۔ اصطلاحِ شریعت میں "شعائر اللہ" سے مراد وہ مخصوص امور ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت اور اطاعت کی پہچان کے طور پر قرار دیا، جیسے: حج کے اعمال، قربانی کے جانور، صفا و مروہ کی سعی، اذان، نماز اور دیگر مظاہرِ دین[11]۔

قرآن میں شعائر اللہ کا ذکر

قرآنِ کریم نے مختلف مواقع پر شعائر اللہ کو عظمت اور تقدیس کا درجہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ[12]

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ شعائر اللہ کی تعظیم دل کے تقویٰ سے جڑی ہوئی ہے، یعنی شعائر کا احترام محض ایک ظاہری عمل نہیں بلکہ قلبی کیفیت اور ایمان کا مظہر ہے۔

اسی طرح سورۃ المائدۃ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ[13]) ۔

یہاں شعائر اللہ کو "محرمات" میں شمار کر کے ان کے احترام کو لازمی قرار دیا گیا ہے[14]۔

---

[8] ۔ محمد عمارۃ. الإسلام وحقوق الإنسان. قاہرۃ: دار الشروق، 1993، ص54۔

[9] ۔ لسان العرب، مادۃ "شعر"، ج4، ص215۔

[10] ۔ فیومي، أحمد بن محمد. المصباح المنير. بیروت: دار الكتب العلمية، 1997، ص327۔

[11] ۔ أبو زہرۃ، محمد. المجتمع الإنساني في الإسلام. قاہرۃ: دار الفكر العربي، 1970، ص95۔

[12] ۔ القرآن الکریم، سورۃ الحج، 32۔

[13] ۔ القرآن الکریم، سورۃ المائدۃ، 2۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

امام طبری نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ شعائر اللہ سے مراد وہ امور ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لیے مقرر کیا، اور ان کی تعظیم اللہ کی تعظیم کے مترادف ہے[15]۔ ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ شعائر اللہ کی تعظیم دراصل ایمان کی علامت ہے اور یہ چیز ایک مسلمان کی عملی زندگی میں ظاہر ہونی چاہیے[16]۔

امام رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں بیان کیا کہ شعائر اللہ میں حج کے مناسک سب سے بڑھ کر داخل ہیں کیونکہ وہ براہِ راست اللہ کے ذکر اور اطاعت کا اظہار کرتے ہیں۔ تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس دائرے میں دیگر شعائر جیسے نماز، اذان اور رمضان کے روزے بھی شامل ہو سکتے ہیں[17]۔

اسلامی معاشرت میں شعائر اللہ امت کی اجتماعی وحدت اور دینی شناخت کا مظہر ہیں۔ اذان کو دیکھیے، جو دن میں پانچ مرتبہ مسلمانوں کو نماز کے لیے بلاتی ہے۔ یہ نہ صرف عبادت کی علامت ہے بلکہ ایک اسلامی بستی کی اجتماعی شناخت بھی ہے[18]۔ اسی طرح قربانی کا عمل، جسے قرآن نے شعائر اللہ میں شمار کیا ہے، دنیا بھر کے مسلمانوں میں اتحاد اور ایثار کی روح کو زندہ کرتا ہے۔

قرآن نے شعائر کی تعظیم کو "تقویٰ القلوب" سے جوڑ کر یہ واضح کیا کہ یہ صرف ظاہری مظاہر نہیں بلکہ دل کے ایمان اور باطنی تقویٰ کا اظہار ہیں۔ یعنی جو شخص شعائر اللہ کا احترام کرتا ہے وہ دراصل اپنے دل میں اللہ کی عظمت اور بندگی کو راسخ کرتا ہے[10]۔

شعائر اللہ کی تعریف اور ان کا قرآنی مقام یہ واضح کرتا ہے کہ یہ صرف مذہبی علامات نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کے فکری، روحانی اور تہذیبی تشخص کا محور ہیں۔ ان شعائر کی حرمت کی حفاظت ایمان کا تقاضا اور امت کے اجتماعی شعور کی بنیاد ہے۔ گلوبلائزیشن کے چیلنجز میں انہی شعائر کی تعظیم اور ان کی بقا مسلمانوں کے لیے ایک بڑی آزمائش اور ذمہ داری ہے۔

اسلامی شعائر کے تحفظ اور ان کی تعظیم کا سب سے روشن اور کامل نمونہ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں نظر آتا ہے۔ قرآنِ کریم نے جہاں شعائر اللہ کی حرمت کو ایمان اور تقویٰ کے ساتھ جوڑا، وہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے قول و عمل کے ذریعے ان شعائر کی اہمیت کو واضح کیا اور امت کے لیے عملی نمونہ فراہم کیا۔ دراصل، سنتِ نبوی ﷺ اسلامی شعائر کی حفاظت اور ان کے فروغ کی سب سے بڑی بنیاد ہے[19]۔

نبی کریم ﷺ نے شعائر اللہ کے تحفظ کے لیے کئی پہلوؤں پر عمل کیا:

1۔ نماز اسلام کا سب سے بڑا شعار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے دن میں پانچ مرتبہ قائم کیا اور اذان کو مسلمانوں کی اجتماعی شناخت بنایا۔ حضرت بلالؓ کی اذان مدینہ کی اسلامی ریاست میں دین کی واضح علامت بن گئی[20]۔

---

[14] ۔ طبري، محمد بن جرير. جامع البيان في تأويل القرآن. بيروت: دار المعرفة، 1992، ج9، ص146۔

[15] ۔ ابن كثير، إسماعيل بن عمر. تفسير القرآن العظيم. بيروت: دار الفكر، 1998، ج2، ص455۔

[16] ۔ رازي، فخر الدين. التفسير الكبير. بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1999، ج12، ص62۔

[17] ۔ مباركپوري، صفي الرحمن. الرحيق المختوم. بيروت: دار الفكر، 1992، ص150۔

[18] ۔ قرضاوي، يوسف. التسامح في الإسلام. بيروت: مؤسسة الرسالة، 1992، ص72۔

[19] ۔ ابن سعد، محمد. الطبقات الكبرى. القاهرة: دار الكتب المصرية، 1968، ج1، ص245۔

[20] ۔ بخاري، محمد بن إسماعيل. الجامع الصحيح. بيروت: دار ابن كثير، 2002، كتاب الأذان، حديث 604۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

2۔ نبی کریم ﷺ نے نماز جمعہ اور عیدین کو نہ صرف عبادت کا ذریعہ بنایا بلکہ انہیں مسلمانوں کے لیے اجتماعیت اور شعائرِ دین کی علامت قرار دیا۔ جمعہ کی خطبہ اور اجتماعی نماز نے امت کے اتحاد اور دین کی عظمت کو اجاگر کیا[21]۔

3۔ حج اور عمرہ کے مناسک کو نبی اکرم ﷺ نے پوری امت کے لیے زندہ کیا۔ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں نہ صرف تمام مناسک خود ادا کیے بلکہ اپنی امت کو تعلیم بھی دی کہ یہ اللہ کے عظیم ترین شعائر میں سے ہیں[22]۔

4۔ قربانی کو آپ ﷺ نے براہِ راست حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کے ساتھ جوڑ کر اسے قیامت تک باقی رہنے والا شعار بنا دیا۔ اسی طرح صفا و مروہ کی سعی کو قرآن نے "شعائر اللہ" قرار دیا، اور آپ ﷺ نے عملی طور پر اسے ادا کر کے مسلمانوں کو تعلیم دی[23]۔

نبی کریم ﷺ نے بارہا صحابہ کرام کو تاکید فرمائی کہ دین کے شعائر کی حفاظت کریں اور ان میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔ صحیح بخاری میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: *"صلوا كما رأيتموني أصلي"* یعنی "نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو"[24]۔ اس ارشاد کا مقصد یہ تھا کہ نماز، جو سب سے بڑا شعار ہے، اپنی اصل صورت میں محفوظ رہے۔

اسی طرح حج کے بارے میں فرمایا' *خذوا عني مناسككم* " یعنی "اپنے حج کے طریقے مجھ سے سیکھ لو"[25]۔ یہ فرمان حج اور اس کے شعائر کو محفوظ رکھنے کی ایک مستقل ضمانت ہے۔

مکہ مکرمہ میں جب آپ ﷺ نے شعائر اللہ کو زندہ کرنے کی کوشش کی تو مشرکینِ مکہ نے سخت مخالفت کی۔ اذان کو وہ برداشت نہ کر سکے، کعبہ کی تطہیر کو انہوں نے اپنی سرداری کے خلاف سمجھا، اور نماز کو وہ اپنی تہذیبی روایات پر حملہ قرار دیتے تھے[26]۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے ان مخالفتوں کے باوجود شعائر اللہ کی حرمت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا۔

مدینہ منورہ میں جب اسلامی ریاست قائم ہوئی تو شعائر اللہ کو باضابطہ طور پر اجتماعی زندگی کا حصہ بنا دیا گیا۔ اذان، نمازِ باجماعت، جمعہ، عیدین اور جہاد کے پرچم سب اسلامی شعائر کے طور پر نمایاں ہوئے[27]۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنی سنت کے ذریعے یہ تعلیم دی کہ اسلامی شعائر کی حفاظت محض انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی ذمہ داری ہے۔ صحابہ کرامؓ کو آپ ﷺ نے یہ شعور دیا کہ یہ شعائر امت کی شناخت ہیں اور ان کا تحفظ ہر مسلمان پر لازم ہے۔ اسی لیے خلفائے راشدین نے بھی شعائر اللہ کے تحفظ کو اپنی اولین ترجیح بنایا[28]۔

سنتِ نبوی ﷺ نے شعائر اللہ کی حرمت کو عملی شکل دی اور ان کی حفاظت کے لیے ایک جامع لائحہ عمل دیا۔ نماز، اذان، جمعہ، عیدین، حج، عمرہ اور قربانی جیسی عبادات صرف انفرادی اعمال نہیں بلکہ امت کے اجتماعی شعور اور دینی شناخت کی ضمانت ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ واضح کر دیا کہ ان شعائر کا تحفظ ایمان کا حصہ ہے اور امتِ مسلمہ کی بقا اسی میں ہے کہ وہ ان شعائر کو زندہ رکھے اور گلوبلائزیشن جیسے ہر چیلنج کے مقابلے میں انہیں اپنی اجتماعی زندگی کا مرکز بنائے۔

---

[21] ۔ مسلم بن الحجاج. صحیح مسلم. بیروت: دار إحیاء التراث العربي، 1995، کتاب الجمعۃ، حدیث 862۔

[22] ۔ ابن ھشام، عبد الملک. السیرۃ النبویۃ. بیروت: دار المعرفۃ، 2001، ج2، ص152۔

[23] ۔ القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ، 158۔

[24] ۔ بخاري، الجامع الصحیح، کتاب الأذان، حدیث 631۔

[25] ۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب الحج، حدیث 1297۔

[26] ۔ Watt, W. Montgomery. Muhammad: Prophet and Statesman. Oxford: Oxford University Press, 1961, p. 83 ۔

[27] ۔ Zürcher, Erik J. Turkey: A Modern History. London: I.B. Tauris, 2004, p. 189

[28] ۔ Esposito, John L. Islam and Globalization. Oxford University Press, 2010, p. 44 --

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

اسلامی تاریخ شعائر اللہ کی حرمت اور ان کے تحفظ کے بے شمار روشن واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ صحابہ کرامؓ سے لے کر بعد کی اسلامی سلطنتوں تک ہر دور میں مسلمان حکمرانوں اور عوام نے شعائر اللہ کو اپنی شناخت، اجتماعی وحدت اور دینی غیرت کا مرکز بنایا۔ دراصل، تاریخ اسلام کے ہر دور میں شعائر اللہ کی حفاظت کو ایمان کے جزو لاینفک کے طور پر دیکھا گیا۔

خلفائے راشدین نے شعائر اللہ کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ انہیں اسلامی ریاست کے بنیادی ڈھانچے میں شامل کر دیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی خلافت کے آغاز میں ہی جب بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو اعلان کیا" :واللہ! اگر وہ رسی بھی روکیں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیا کرتے تھے، تو میں ان سے قتال کروں گا۔ اس اعلان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شعائر اللہ میں کمی یا انکار ریاست کے لیے ناقابلِ برداشت تھا۔

حضرت عمر فاروقؓ نے اسلامی ریاست میں نمازِ جمعہ اور اذان کو مضبوطی سے قائم کیا، اور اپنی سلطنت کے طول و عرض میں ان شعائر کو نافذ کیا۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ نے جمعہ میں دوسری اذان کا اضافہ کیا تاکہ شعائر زیادہ نمایاں ہوں اور لوگ وقت پر مسجد میں حاضر ہوں[29]۔ حضرت علیؓ نے بھی جنگوں کے دوران تکبیر اور اذان کو شعائر کے طور پر بلند کیا تاکہ مسلمانوں کے لشکروں میں دینی جوش و جذبہ قائم رہے[30]۔

بنو امیہ نے شعائر اللہ کے تحفظ کے لیے مساجد کی تعمیر اور توسیع پر خصوصی توجہ دی۔ دمشق کی جامع مسجد اور مکہ و مدینہ میں حرمین شریفین کی توسیع اس بات کا ثبوت ہے کہ شعائر اللہ کو مرکزیت دی گئی[31]۔

بنو عباس کے دور میں شعائر اللہ کے ساتھ ساتھ علمی شعائر کو بھی زندہ کیا گیا۔ جمعہ اور عیدین کے خطبات میں خلیفہ کا نام لینا ایک طرح سے ریاستی اور دینی شعائر کا ملاپ تھا۔ اس کے علاوہ، حج کے قافلے کی سرکاری سرپرستی شعائر اللہ کی تعظیم کا سب سے بڑا مظہر تھی[32]۔

سلطان صلاح الدین ایوبی نے صلیبی جنگوں کے دوران سب سے پہلے مسجد اقصیٰ کو آزاد کروایا اور وہاں نماز قائم کر کے اذان کو دوبارہ بلند کیا۔ یہ اقدام شعائر اللہ کی بحالی کی سب سے بڑی مثال ہے[33]۔

عثمانی خلفاء نے شعائر اللہ کی حفاظت کو اپنی سیاست کا بنیادی اصول بنایا۔ سلطان سلیم اول نے خود کو "خادم الحرمین الشریفین" کہلایا، جو اس بات کی علامت تھی کہ حرمین شریفین اور ان کے شعائر کی خدمت و حفاظت عثمانی سلطنت کی اولین ذمہ داری ہے۔ ہر سال خلافتِ عثمانیہ کے دور میں قافلۂ حج کی روانگی کے ساتھ عظیم الشان تقریب منعقد ہوتی تھی، جسے شعائر اللہ کی تعظیم کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔

برصغیر میں مسلمانوں نے شعائر اللہ کی حرمت کو اپنی شناخت کے طور پر اپنایا۔ مغلیہ سلطنت کے دور میں جمعہ اور عیدین کی نمازیں بڑے اہتمام سے ادا کی جاتیں۔ مساجد کی تعمیر، اذان کا نظام اور قربانی جیسے شعائر مسلمانوں کی دینی غیرت کا مرکز رہے۔ حتیٰ کہ انگریز سامراج کے دور میں بھی مسلمانوں نے شعائر اللہ کی حفاظت کے لیے تحریکیں چلائیں۔ قربانی کے حق کی تحریک اور مساجد کی حفاظت کی جدوجہد اس کا روشن باب ہے۔

---

[29] ۔ Ramadan, Tariq. Western Muslims and the Future of Islam. Oxford University Press, 2004, p. 132۔

[30] Ali, Abdullah Yusuf. The Holy Qur'an: Text, Translation and Commentary. Kuala Lumpur: Islamic Book Trust, ۔2005, p. 17۔

[31] ۔ Kepel, Gilles. Jihad: The Trail of Political Islam. Cambridge, MA: Harvard University Press, 2002, p. 211۔

[32] Hashmi, Sohail H. Islamic Ethics and Globalization. Routledge, 2018, p. 89۔

[33] ۔ طبري، محمد بن جرير. تاريخ الأمم والملوك. بيروت: دار التراث، 1987، ج2، ص312۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

جدید دور اور استعمار کے چیلنجز

استعماری دور میں جب یورپی طاقتوں نے اسلامی دنیا پر قبضہ کیا تو سب سے پہلے شعائر اللہ کو نشانہ بنایا۔ کئی ممالک میں اذان پر پابندی لگائی گئی، حجاب کو جرم قرار دیا گیا، اور شعائرِ اسلامی کو پسماندگی کی علامت بنا کر پیش کیا گیا۔ تاہم، مسلمان عوام نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر ان شعائر کو زندہ رکھا۔ ترکی میں خلافت کے خاتمے کے بعد جب اذان کو ترک زبان میں تبدیل کیا گیا تو عوام نے اسے عربی میں برقرار رکھنے کے لیے طویل جدوجہد کی۔

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ شعائر اللہ کی حرمت صرف ایک مذہبی فریضہ نہیں بلکہ مسلمانوں کی تہذیبی اور سیاسی شناخت کا مرکز بھی رہی ہے۔ خلافتِ راشدہ سے لے کر عثمانی سلطنت تک، اور برصغیر سے جدید دور تک، ہر جگہ شعائر اللہ کے تحفظ کے لیے قربانیاں دی گئیں۔ یہی وہ حقیقت ہے جو امتِ مسلمہ کو یہ پیغام دیتی ہے کہ گلوبلائزیشن کے چیلنجز کے باوجود شعائر اللہ کی حرمت کو قائم رکھنا ان کی بقا کی ضمانت ہے۔

گلوبلائزیشن جدید دور کا وہ ہمہ گیر عمل ہے جس نے دنیا کو ایک عالمی گاؤں میں بدل دیا ہے۔ معیشت، سیاست، میڈیا اور ٹیکنالوجی کے ذریعے دنیا کے ہر کونے کو ایک دوسرے سے مربوط کر دیا گیا ہے۔ تاہم اس عمل نے جہاں معاشی اور سائنسی ترقی کے دروازے کھولے ہیں، وہیں مسلم معاشروں کے لیے شناخت، تہذیب اور دینی اقدار کے حوالے سے بڑے چیلنجز بھی کھڑے کیے ہیں۔

اسلامی شناخت کی بنیاد عقیدہ، عبادات، اخلاق اور شعائر **اللہ** پر ہے۔ گلوبلائزیشن نے ان بنیادوں پر شدید اثر ڈالا ہے، جس کے نتیجے میں کئی مسلم معاشروں میں فکری ابہام اور عملی کمزوریاں پیدا ہوئی ہیں۔

گلوبلائزیشن کے فکری اثرات

گلوبلائزیشن نے "فردیت (Individualism) "اور "سیکولر ہیومینزم" کو فروغ دیا، جس کے نتیجے میں اسلامی معاشروں میں بھی دین کو ذاتی اور نجی دائرے تک محدود کرنے کی سوچ عام ہوئی۔

اسلام کے اجتماعی شعائر، مثلاً جمعہ، عیدین اور حج، کو محض ثقافتی رسموں کے طور پر پیش کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ یہ رویہ براہِ راست اسلامی شناخت کے خلاف ہے، کیونکہ اسلام شعائر کو ایمان اور امت کی وحدت کا مرکز قرار دیتا ہے۔

اس کے علاوہ مغربی اکیڈمیا اور میڈیا نے شعائر اللہ کو قدامت پرستی اور انتہاپسندی کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی، جس کے باعث نوجوان نسل میں اپنی دینی شناخت کے حوالے سے احساسِ کمتری پیدا ہوا

گلوبلائزیشن نے مغربی ثقافت کو "یونیورسل کلچر" کے طور پر پیش کیا۔ لباس، موسیقی، زبان، اور طرزِ زندگی میں مغربیت کے غلبے نے مسلم معاشروں کے شعائر کو متاثر کیا۔

مثال کے طور پر، حجاب کو کئی ممالک میں "پس ماندہ روایت" قرار دے کر اس پر پابندیاں لگائی گئیں۔ اسی طرح اذان کے بجائے جدید ذرائع ابلاغ میں موسیقی کو غالب کر دیا گیا۔ یہ سب اسلامی شعائر کی حرمت پر براہِ راست حملے ہیں[34]۔

گلوبلائزیشن کے تحت مغربی نصاب اور فکری ماڈلز مسلم معاشروں پر مسلط کیے گئے۔ اسلامی تعلیمات اور شعائر کو جدید نصاب سے نکال کر "غیر متعلقہ" قرار دیا گیا۔ کئی مسلم ممالک میں نصابِ تعلیم سے سیرتِ رسول ﷺ، فقہ، اور اسلامی شعائر سے متعلق مضامین کو کم یا ختم کر دیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نئی نسل اپنے شعائر سے دور ہوتی چلی گئی[35]۔

---

[34] ۔ Ramadan, Tariq. Western Muslims and the Future of Islam. Oxford University Press, 2004, p. 132۔

[35] ۔ Ali, Abdullah Yusuf. The Holy Qur'an: Text, Translation and Commentary. Kuala Lumpur: Islamic Book Trust, 2005, p. 17

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

گلوبلائزیشن نے سرمایہ دارانہ نظام کو پوری دنیا پر مسلط کیا، جو سود پر مبنی ہے۔ اسلامی معاشروں میں جہاں زکوٰۃ اور صدقہ جیسے شعائر معیشت کی بنیاد ہیں، وہاں گلوبلائزیشن نے ان اقدار کو کمزور کیا۔ صارفیت (Consumerism) کے غلبے نے قربانی، ایثار اور انفاق فی سبیل اللہ جیسے شعائر کو "غیر عملی" بنا کر پیش کیا۔

میڈیا گلوبلائزیشن کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ فلموں، ڈراموں اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے اسلامی شعائر کو غیر ضروری یا دقیانوسی بنا کر پیش کیا گیا۔

مثلاً، حلال کھانے کے شعائر کو بعض جگہ مذاق کا نشانہ بنایا گیا، جبکہ رمضان اور عید جیسے شعائر کو محض ثقافتی تہوار کے طور پر دکھایا گیا، جن کا کوئی روحانی یا ایمانی پس منظر نہیں۔[36]

ان تمام عوامل کے نتیجے میں مسلم معاشروں کو تین بڑے خطرات لاحق ہوئے:

1. نوجوان نسل اپنے شعائر کو صرف روایت سمجھنے لگی۔
2. مسلم معاشرے اپنی انفرادیت کھوتے جا رہے ہیں اور مغربی ماڈلز کی نقالی پر مجبور ہو رہے ہیں۔
3. عبادات اور شعائر کا عملی التزام کمزور ہو رہا ہے، جس سے امت کی اجتماعی وحدت متاثر ہو رہی ہے۔

تاہم، یہ بات بھی اہم ہے کہ گلوبلائزیشن نے جہاں چیلنجز پیدا کیے ہیں، وہاں کچھ مثبت مواقع بھی فراہم کیے ہیں۔ انٹرنیٹ اور میڈیا کے ذریعے اسلامی شعائر کو عالمی سطح پر متعارف کروایا جا رہا ہے۔ آن لائن قرآن کلاسز، حج و عمرہ کی ورچوئل کوریج، اور اسلامی کانفرنسز اس بات کا ثبوت ہیں کہ اگر حکمت اور قوتِ ارادی کے ساتھ کام کیا جائے تو گلوبلائزیشن کو شعائر اللہ کی خدمت کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے[37]۔

گلوبلائزیشن نے اسلامی شناخت پر گہرے اثرات ڈالے ہیں، خصوصاً شعائر اللہ کی حرمت کو کمزور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم، اگر مسلم معاشرے اپنی دینی بنیادوں پر ڈٹے رہیں، اور گلوبل ذرائع کو اپنے حق میں استعمال کریں، تو یہ چیلنج ایک موقع میں بھی بدل سکتا ہے۔

شعائر اللہ اور گلوبلائزیشن کے مابین ٹکراؤ

گلوبلائزیشن نے دنیا کو بظاہر قریب کر دیا ہے، مگر اس کے فکری و تہذیبی مضمرات نے شعائر اللہ کے ساتھ ایک واضح تصادم پیدا کیا ہے۔ جہاں اسلام شعائر اللہ کو ایمان، اجتماعیت اور اللہ کی بندگی کی علامت قرار دیتا ہے، وہیں گلوبلائزیشن انہیں "انفرادی آزادیوں" اور "یونیورسل کلچر" کے مقابل ایک رکاوٹ کے طور پر پیش کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی سطحوں پر شعائر اللہ اور گلوبلائزیشن کے اصولوں کے درمیان ایک بنیادی ٹکراؤ نظر آتا ہے۔

اسلامی شعائر مثلاً نمازِ جمعہ، روزہ، حج، قربانی اور حجاب کا تعلق اجتماعی زندگی اور اللہ کی بندگی سے ہے۔ دوسری طرف، گلوبلائزیشن کے پیچھے کارفرما سیکولر اقدار مذہب کو صرف "ذاتی معاملہ" سمجھتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں کئی مسلم معاشروں میں شعائر کو سرکاری و عوامی سطح سے محدود کر کے صرف نجی زندگی تک محدود کرنے کی کوشش کی گئی[38]۔

حجاب اسلام کا ایک نمایاں شعار ہے جو خواتین کی عفت، وقار اور دینی شناخت کی علامت ہے۔ گلوبلائزیشن کے تحت کئی مغربی ممالک میں حجاب پر پابندی لگائی گئی اور اسے "آزادی کی راہ میں رکاوٹ" قرار دیا گیا۔ اس طرح ایک طرف عورت کی آزادی کے نام پر لباس میں بے قیدی کو فروغ دیا گیا، اور دوسری طرف دینی شعار کو دبانے کی پالیسی اپنائی گئی[39]۔

---

[36] ۔ Kepel, Gilles. Jihad: The Trail of Political Islam. Cambridge, MA: Harvard University Press, 2002, p. 211۔

[37] ۔Hashmi, Sohail H. Islamic Ethics and Globalization. Routledge, 2018, p. 89

[38] ۔ Esposito, John L. The Future of Islam. Oxford University Press, 2010, p. 78

[39] ۔ Scott, Joan Wallach. The Politics of the Veil. Princeton University Press, 2007, p. 112

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

اذان مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا شعار ہے جو اللہ کی توحید اور نماز کی دعوت کو ظاہر کرتا ہے۔ مگر گلوبلائزیشن کے دباؤ کے تحت کئی یورپی ممالک میں اذان پر پابندیاں لگائی گئیں۔ کہیں اسے "شور" قرار دیا گیا اور کہیں اسے "دیگر مذاہب کے لیے ناگوار" سمجھا گیا۔ اس طرح اسلامی شعار کو پبلک اسپیس سے نکال کر پرائیویٹ اسپیس تک محدود کرنے کی کوشش کی گئی[40]۔

رمضان المبارک کا مقصد تقویٰ اور روحانی تربیت ہے۔ لیکن گلوبلائزیشن کے تحت صارفیت (Consumerism) نے رمضان کو ایک تجارتی تہوار بنا دیا۔ بڑے بڑے برانڈز رمضان کو مارکیٹنگ کے موسم کے طور پر استعمال کرتے ہیں، اور اس کے روحانی شعائر مثلاً تلاوت، اعتکاف اور شب قدر کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ عمل اسلامی شعائر کے تقدس کو تجارتی مفادات سے بدل دینے کا واضح ثبوت ہے[41]۔

حج اسلام کا سب سے بڑا شعار ہے جس کا مقصد امتِ مسلمہ کی وحدت اور اللہ کی بندگی کا اظہار ہے۔ مگر گلوبلائزیشن کے دور میں حج کو بعض اوقات "کلچرل ایونٹ" یا "ریلیجس ٹورزم" کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس طرح حج کی روحانی مرکزیت کو کمزور کرنے اور اسے سیاحتی صنعت کا حصہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

میڈیا گلوبلائزیشن کا اہم ستون ہے۔ اس کے ذریعے اسلامی شعائر کو دقیانوسی اور غیر عملی دکھایا جاتا ہے۔ حلال کھانے کو کئی فلموں اور اشتہارات میں مزاح کا نشانہ بنایا جاتا ہے، جبکہ قربانی جیسے شعائر کو "غیر انسانی" قرار دیا جاتا ہے۔ اس طرح میڈیا عوام کے ذہنوں میں شعائر اللہ کے خلاف منفی تاثر پیدا کرتا ہے۔

گلوبلائزیشن کے تحت تعلیمی نظام میں مذہبی غیر جانبداری (Religious Neutrality) کے نام پر اسلامی شعائر کو نصاب سے نکال دیا گیا۔ کئی مسلم ممالک میں بھی نصابِ تعلیم سے سیرتِ رسول ﷺ، نماز، زکوٰۃ اور شعائر سے متعلقہ مضامین کم کر دیے گئے۔ نتیجتاً نئی نسل شعائر اللہ سے نابلد اور مغربی اقدار سے زیادہ متاثر ہونے لگی۔

اقوام متحدہ اور مغربی ادارے مذہبی آزادی کی بات کرتے ہیں، لیکن عملی طور پر اسلامی شعائر پر قدغن لگاتے ہیں۔ یورپ میں حلال ذبح پر پابندی کی بحث، یا اسلامی پردے پر قانونی رکاوٹیں، اس بات کا ثبوت ہیں کہ بین الاقوامی قوانین اور اسلامی شعائر کے درمیان بنیادی تضاد موجود ہے۔

شعائر اللہ اور گلوبلائزیشن کے درمیان ٹکراؤ ایک حقیقی اور جاری عمل ہے۔ گلوبلائزیشن شعائر کو محدود یا غیر متعلقہ بنانے کی کوشش کرتی ہے، جبکہ اسلام انہیں ایمان، امت کی وحدت اور معاشرتی نظم کا مرکز قرار دیتا ہے۔ اس تصادم کے تناظر میں امتِ مسلمہ کے لیے یہ لازمی ہے کہ وہ اپنے شعائر کے تحفظ کو نہ صرف مذہبی فریضہ بلکہ تہذیبی بقا کا ضامن سمجھے۔

اسلامی اصولِ اصلاحِ فکر و عمل

اسلام نے انسان کی فکری اور عملی زندگی کی اصلاح کے لیے ہمہ گیر اصول عطا کیے ہیں۔ یہ اصول صرف عبادات یا انفرادی اعمال تک محدود نہیں بلکہ معاشرت، معیشت، سیاست اور بین الاقوامی تعلقات تک پھیلے ہوئے ہیں۔ گلوبلائزیشن کے چیلنجز کے مقابلے میں یہی اصول رہنمائی فراہم کرتے ہیں تاکہ شعائر اللہ کی حرمت قائم رہے اور امت اپنی دینی و تہذیبی شناخت محفوظ رکھ سکے۔

1۔ اسلام کی سب سے بنیادی حقیقت **توحید** ہے۔ توحید صرف اللہ کی وحدانیت پر ایمان کا نام نہیں بلکہ یہ انسان کی پوری زندگی کو اللہ کے حکم کے تابع کر دینے کا تقاضا کرتی ہے۔ قرآن کہتا ہے:

---

[40] ۔ Leirvik, Oddbjørn. Interreligious Studies: A Relational Approach to Religious Activism and the Study of Religion. Bloomsbury, 2014, p. 145

[41] ۔Kuran, Timur. Islam and Mammon: The Economic Predicaments of Islamism. Princeton University Press, 2004, p. 57۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾[42]۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ فکر اور عمل دونوں کا مرکز اللہ کی رضا ہونا چاہیے۔ گلوبلائزیشن کا سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کو مادی مفادات اور دنیاوی معیاروں کے تابع کر دے۔ اس کے مقابلے میں توحید انسان کو مقصدیت اور اصولیت عطا کرتی ہے[43]۔

2۔ اصلاحِ فکر و عمل کے لیے سنتِ نبوی ﷺ بنیادی ماخذ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف عبادات بلکہ معاشرت، معیشت اور سیاست میں بھی عملی نمونہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے مدینہ میں ایک ایسا معاشرہ قائم کیا جس کی بنیاد عدل، مساوات اور شعائر اللہ کے احترام پر تھی۔ قرآن کا حکم ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[44]۔

یہ اصول مسلمانوں کو یہ سکھاتا ہے کہ جدید چیلنجز کے مقابلے میں نجات کا راستہ مغربیت یا مادیت میں نہیں بلکہ سنتِ نبوی ﷺ کے عملی نمونوں میں ہے[45]۔

3۔ اسلامی فکر کی تازگی اور لچک کا راز **اجتہاد** اور **مقاصد الشریعہ** میں ہے۔ گلوبلائزیشن کے نئے مسائل مثلاً بایو ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل معیشت، یا ثقافتی ہجرت کے تناظر میں اجتہاد کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ امام شاطبیؒ نے مقاصد شریعت کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ شریعت کا مقصد دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت ہے[46]۔

یہ اصول اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ شعائر اللہ کو محض ظاہری رسم نہیں بلکہ دین کے مقاصد کے تحفظ کا ذریعہ سمجھا جائے۔

4۔ اصلاحِ فکر و عمل کے لیے قرآن نے اجتماعی ذمہ داری عائد کی ہے:

﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾[47]۔

یہ اصول مسلمانوں کو متحرک رہنے کی تعلیم دیتا ہے کہ اگر شعائر اللہ کو چیلنج کیا جائے یا معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو تو اصلاح کی کوشش کی جائے۔ اس اصول کے بغیر شعائر کی حفاظت ممکن نہیں[48]۔

5۔ اسلامی اصلاح کا ایک اہم اصول **عدل** ہے۔ قرآن نے بارہا عدل کو قائم کرنے کا حکم دیا: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾[49]۔ عدل صرف عدالتوں یا سیاست تک محدود نہیں بلکہ شعائر کی حفاظت میں بھی عدل کا دخل ہے۔ گلوبلائزیشن کے اثرات کے باعث جب بعض طبقات دینی شعائر کو کمزور کرنے لگیں تو عدل کا تقاضا یہ ہے کہ سب کو یکساں طور پر دینی آزادی دی جائے۔

6۔ اصلاحِ فکر و عمل کے لیے مسلمانوں میں اجتماعی شعور پیدا کرنا لازمی ہے۔ گلوبلائزیشن نے فرد کو مرکزیت دی ہے، جبکہ اسلام امت کو ایک وحدت کے طور پر دیکھتا ہے۔ شعائر اللہ مثلاً حج، جمعہ اور رمضان امت کے اجتماعی شعور کو زندہ رکھتے ہیں۔ ان شعائر کی اہمیت اسی وقت بڑھتی ہے جب امت اجتماعی طور پر ان پر کاربند ہو[50]۔

---

[42] ۔القرآن الکریم، سورۃ الأنعام:162۔

[43] ۔طبري، محمد بن جرير. جامع البيان في تأويل القرآن. بيروت: دار المعرفة، 1992، ج8، ص112۔

[44] ۔القرآن الکریم، سورۃ الأحزاب:21۔

[45] ۔ابن كثير، إسماعيل بن عمر. تفسير القرآن العظيم. بيروت: دار الفكر، 1998، ج3، ص476۔

[46] ۔شاطبي، إبراهيم بن موسى. الموافقات في أصول الشريعة. بيروت: دار المعرفة، 1991، ج2، ص8۔

[47] ۔القرآن الکریم، سورۃ آل عمران:104۔

[48] ۔أبو زهرة، محمد. المجتمع الإنساني في الإسلام. قاهرة: دار الفكر العربي، 1970، ص215۔

[49] ۔القرآن الکریم، سورۃ النحل:90۔

[50] ۔Esposito, John L. Islam: The Straight Path. Oxford University Press, 1998, p. 177

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

7۔ اسلامی اصلاح فرد کی سطح سے شروع ہوتی ہے۔ قرآن پاک پر ماتا ہے: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا﴾[51] تزکیۂ نفس اور اخلاقی تربیت کے بغیر نہ شعائر اللہ محفوظ رہ سکتے ہیں اور نہ ہی معاشرتی نظام قائم رہ سکتا ہے۔ گلوبلائزیشن نے خواہشات اور صارفیت کو بڑھاوا دیا ہے، اس کے مقابلے میں تزکیہ انسان کو اللہ کے ذکر اور شعائر کی تعظیم پر قائم رکھتا ہے[52]۔

اسلامی اصولِ اصلاح فکر و عمل دراصل وہ بنیاد ہیں جو گلوبلائزیشن کے چیلنجز کے مقابلے میں مسلمانوں کو نہ صرف فکری استقامت بلکہ عملی حکمتِ عملی بھی فراہم کرتے ہیں۔ توحید، اتباعِ سنت، اجتہاد، عدل، امر بالمعروف اور تزکیۂ نفس جیسے اصول یہ یقینی بناتے ہیں کہ شعائر اللہ صرف ماضی کی یادگار نہ رہیں بلکہ آج کی دنیا میں بھی زندہ حقیقت کے طور پر باقی رہیں۔

اصلاحِ فکر و عمل کے عملی تقاضے اور حکمتِ عملی

اسلامی اصولوں کے بیان کے بعد یہ سوال اہم ہے کہ ان اصولوں کو عملی زندگی میں کس طرح نافذ کیا جائے تاکہ شعائر اللہ کی حرمت قائم رہے اور گلوبلائزیشن کے دباؤ کا مؤثر جواب دیا جاسکے۔ قرآن و سنت نے محض نظری رہنمائی نہیں دی بلکہ عملی تقاضے بھی واضح کیے ہیں۔ ان عملی پہلوؤں کو اپنانے کے بغیر اصلاحِ فکر و عمل ممکن نہیں۔

1۔ اسلامی فکر و عمل کی اصلاح سب سے پہلے **تعلیم و تربیت** سے شروع ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے تعلیم کو دین کی بقا کا ذریعہ قرار دیا: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ﴾[53]۔ گلوبلائزیشن کے اثرات سے نمٹنے کے لیے ایسے تعلیمی اداروں کی ضرورت ہے جہاں جدید علوم کے ساتھ اسلامی اقدار کی تعلیم دی جائے۔ اس سے شعائر اللہ کے احترام کا شعور اگلی نسلوں میں راسخ ہو گا[54]۔

2۔ آج کا سب سے بڑا میدان **میڈیا** ہے۔ گلوبلائزیشن نے میڈیا کو اپنی اقدار کے فروغ کا ذریعہ بنایا، اس کے مقابلے میں مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ڈیجیٹل ذرائع کو شعائر اللہ کی ترویج اور فکری اصلاح کے لیے استعمال کریں۔

مثال کے طور پر آن لائن خطبات، تعلیمی پلیٹ فارمز، اسلامی ڈاکیومنٹریز اور ایپلی کیشنز کے ذریعے قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی فراہم کی جاسکتی ہے[55]۔

3۔ اصلاحِ فکر و عمل کے لیے ریاستی سطح پر بھی اقدامات ضروری ہیں۔ اسلامی ریاست کا فرض ہے کہ شعائر اللہ کے احترام کو قانونی تحفظ دے۔ قرآن نے حکم دیا: ﴿الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ﴾[56] اس آیت کے مطابق ریاست کا فریضہ ہے کہ دینی شعائر مثلاً جمعہ، حج، رمضان اور دیگر عبادات کو معاشرتی سطح پر محفوظ بنائے[57]۔

---

[51] ۔القرآن الکریم، سورۃ الحج، آیت 32

[52] ۔Ghazali, Muhammad. Fiqh al-Sirah. Cairo: Dar al-Shuruq, 1990, p. 97

[53] ۔القرآن الکریم، سورۃ الزمر:9۔

[54] ۔غزالي، محمد. إحياء علوم الدين. بيروت: دار المعرفة، 1995، ج1، ص45۔

[55] ۔Qaradawi, Yusuf. Islamic Awakening Between Rejection and Extremism. American Trust Publications, 1991, p. 213

[56] ۔القرآن الکریم، سورۃ الحج:41۔

[57] ۔ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم. السياسة الشرعية. قاهرة: دار الكتب، 1966، ص120۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

4۔ گلوبلائزیشن نے سرمایہ دارانہ معیشت کو غالب کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں صارفیت اور حرص بڑھتی ہے۔ اصلاحِ فکر و عمل کے لیے ضروری ہے کہ *اسلامی معیشت* کو رائج کیا جائے۔ اسلامی بینکاری، زکوٰۃ کا نظام، اور سود سے اجتناب وہ بنیادی حکمتِ عملیاں ہیں جن سے نہ صرف معیشت پاکیزہ ہوتی ہے بلکہ شعائر اللہ کی عملی حفاظت بھی ممکن ہوتی ہے[58]۔

5۔ اسلام نے خاندان کو اصلاحِ فکر و عمل کا بنیادی ادارہ قرار دیا۔ گلوبلائزیشن نے خاندانی نظام کو کمزور کر کے فرد کو تنہائی کا شکار کیا۔ قرآن کہتا ہے:﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً﴾[59]۔

اصلاحِ فکر و عمل کی حکمتِ عملی میں یہ شامل ہے کہ والدین اور اساتذہ نئی نسل کو دینی شعائر اور اخلاقیات سے جوڑے رکھیں تاکہ معاشرہ بگاڑ سے محفوظ رہے[60]۔

6۔ گلوبلائزیشن نے مذاہب اور تہذیبوں کو قریب کر دیا ہے۔ اس موقع پر مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ مثبت انداز میں اسلام کا تعارف کروائیں اور شعائر اللہ کی حکمت کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ قرآن کہتا ہے:﴿وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾[61]۔ یہ حکمتِ عملی نہ صرف امت کے اندر اصلاح پیدا کرے گی بلکہ دنیا کو یہ دکھائے گی کہ اسلام ایک رحمت اور عدل پر مبنی دین ہے[62]۔

7۔ نوجوان نسل گلوبلائزیشن کے سب سے زیادہ متاثرہ طبقے میں شامل ہے۔ اصلاحِ فکر و عمل کے لیے ان پر خصوصی توجہ دینا لازمی ہے۔ ان کے لیے تربیتی کیمپ، قرآن کورسز، اور عملی شعائر مثلاً حج و عمرہ کے پروگرام ترتیب دینے چاہئیں تاکہ وہ عملی طور پر دین کے ساتھ جڑ سکیں[63]۔

8۔ اصلاح کی حکمتِ عملی کا اہم تقاضا یہ ہے کہ فرد کے اندر *روحانی بیداری* پیدا کی جائے۔ گلوبلائزیشن نے مادیت کو غالب کیا ہے، اس کے مقابلے میں ذکر، دعا، اور قرآن کے ساتھ تعلق فرد کو شعائر اللہ کی حرمت کا قائل بناتے ہیں۔ یہی تربیت معاشرے میں فکری و عملی توازن پیدا کرتی ہے[64]۔

اصلاحِ فکر و عمل کے عملی تقاضے محض نظری باتیں نہیں بلکہ ان کی بنیاد تعلیم، میڈیا، معیشت، خاندان، ریاستی اقدامات اور روحانی تربیت پر ہے۔ اگر یہ حکمتِ عملیاں اپنائی جائیں تو گلوبلائزیشن کے چیلنجز کا مؤثر جواب دیا جا سکتا ہے اور شعائر اللہ کی حرمت کو زندہ رکھا جا سکتا ہے۔

تجزیہ اور معاصر مثالیں

گلوبلائزیشن نے دنیا کو ایک "گلوبل ولیج" میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس عمل نے معاشرتی، فکری، تعلیمی اور معاشی سطح پر امت مسلمہ کے شعائر اور اقدار پر گہرے اثرات ڈالے ہیں۔

اب ہم ایک تجزیاتی مطالعہ کر کے جائزہ لیتے ہیں کہ موجودہ دور میں شعائر اللہ کو کس طرح چیلنجز کا سامنا ہے، اور اسلامی فکر کس طرح ان چیلنجز کا جواب دیتی ہے۔

---

[58] Siddiqi, M. N. Banking Without Interest. Leicester: Islamic Foundation, 1983, p. 98۔

[59] ۔القرآن الکریم، سورۃ الروم:21۔

[60] Mawardi, Abu al-Hasan. Adab al-Dunya wa al-Din. Beirut: Dar al-Fikr, 1986, p. 202۔

[61] ۔القرآن الکریم، سورۃ النحل:125۔

[62] Esposito, John L. The Future of Islam. Oxford University Press, 2010, p. 144۔

[63] Nadwi, Abul Hasan Ali. Islam and the World. UK: UK Islamic Academy, 2005, p. 165۔

[64] ۔ابن قیم الجوزیۃ. مدارج السالکین. بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1996، ج2، ص67۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

1۔ گلوبلائزیشن کا سب سے بڑا ہتھیار میڈیا ہے، جو مغربی ثقافت اور اقدار کو فروغ دیتا ہے۔ فلمیں، ڈرامے، اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز اسلامی شعائر کے خلاف یا ان کی بے توقیری کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، بعض عالمی میڈیا میں حجاب کو دقیانوسی یا انتہاپسندی کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے[65]۔ اس کے مقابلے میں اسلامی ادارے اپنے پلیٹ فارمز کے ذریعے قرآن، سنت اور اخلاقیات کو دنیا کے سامنے پیش کر کے اس بیانیے کا توڑ کر سکتے ہیں۔

2۔ گلوبلائزیشن نے سرمایہ دارانہ معیشت کو غالب کیا ہے، جس کے نتیجے میں صارفیت اور فضول خرچی بڑھ گئی ہے۔ قرآن اس رویے سے روکتا ہے: ﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ﴾[66]۔ آج مسلمان معاشروں میں بھی صارفیت کے اثرات واضح ہیں: شاپنگ مالز کی ثقافت، عیاشی پر مبنی طرزِ زندگی اور سودی نظام پر انحصار۔ اس کے مقابلے میں اسلامی معیشت کا ماڈل، زکوٰۃ اور وقف کے ذریعے معاشی توازن فراہم کرتا ہے[67]۔

3۔ بہت سے مسلم ممالک میں تعلیمی نصاب مغربی ماڈلز پر مبنی ہے، جس سے نئی نسل میں دینی شعور کمزور ہو رہا ہے۔ یہ گلوبلائزیشن کا براہِ راست اثر ہے۔ اسلامی نصاب میں شعائر اللہ کی تعلیم شامل کرنا ضروری ہے تاکہ نئی نسل اپنی دینی شناخت سے محروم نہ ہو۔ امام غزالی نے تعلیم کو "اصلاحِ قلب اور معاشرت کا بنیادی ذریعہ" قرار دیا[68]۔

4۔ گلوبلائزیشن نے خاندانی نظام کو سخت نقصان پہنچایا۔ طلاق کی بڑھتی شرح، آزاد تعلقات، اور والدین سے دوری اس کے نمایاں اثرات ہیں۔ اسلام نے خاندان کو معاشرت کی بنیاد قرار دیا اور نکاح کو شعائر اللہ میں شامل کیا: ﴿وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ﴾[69]۔ مگر آج کے دور میں مغربی خاندانی ماڈل کی تقلید سے اسلامی معاشرت کی بنیادیں ہل رہی ہیں[70]۔

5۔ گلوبلائزیشن کے دور میں سیکولر ریاستی بیانیہ اکثر مذہبی شعائر کو محدود کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ فرانس میں حجاب پر پابندی یا یورپ میں مساجد کی تعمیر پر قدغن اس کی مثالیں ہیں[71]۔ یہ رویہ مسلمانوں کے لیے بڑا چیلنج ہے۔ اسلامی اصول اس کا جواب آزادیِ مذہب کے عالمی اصولوں اور قرآن کے بیان کردہ عدل کے ساتھ دے سکتے ہیں۔

6۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز جیسے یوٹیوب، پوڈکاسٹ اور سوشل میڈیا پر اسلامی اسکالرز نے کامیابی کے ساتھ قرآن اور سیرت کو پھیلایا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک، یوسف القرضاوی اور دیگر علماء نے ڈیجیٹل میدان میں دعوت کو شعائر اللہ کی حفاظت کا ذریعہ بنایا۔ یہ اس بات کی مثال ہے کہ گلوبلائزیشن کے ہتھیار کو مثبت طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے[72]۔

7۔ مختلف اسلامی تحریکات نے اپنے اپنے ماحول میں شعائر اللہ کے تحفظ کے لیے کام کیا۔ مثلاً ترکی میں عدنان مندریس کے دور میں اذان کی عربی شکل کی بحالی، یا پاکستان میں اسلامی دفعات کا آئین میں شامل ہونا۔ یہ سب شعائر کی اجتماعی سطح پر حفاظت کی عملی مثالیں ہیں[73]۔

---

[65] Esposito, John L. Islam and the West: The Making of an Image. Oxford University Press, 1992, p. 89۔

[66] ۔القرآن الکریم، سورۃ الإسراء:27۔

[67] Siddiqi, M. N. Role of the State in the Economy: An Islamic Perspective. Leicester: Islamic Foundation, 1996, p. 55

[68] ۔غزالي، محمد. إحياء علوم الدين. بيروت: دار المعرفة، 1995، ج1، ص78۔

[69] ۔القرآن الکریم، سورۃ النور:32

[70] ۔ Qaradawi, Yusuf. The Lawful and the Prohibited in Islam. American Trust Publications, 1999, p. 312۔

[71] Bowen, John R. Why the French Don't Like Headscarves. Princeton University Press, 2007, p. 42۔

[72] Ahmed, Akbar S. Islam Under Siege: Living Dangerously in a Post-Honor World. Polity Press, 2003, p. 167۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

یہ تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ گلوبلائزیشن کے اثرات زندگی کے ہر شعبے میں سرایت کر گئے ہیں: میڈیا، معیشت، تعلیم، معاشرت اور مذہبی آزادی۔ تاہم اسلامی اصول اور معاصر اقدامات ان اثرات کا مقابلہ کر سکتے ہیں بشرطیکہ مسلمان فکری بیداری اور عملی اقدامات اختیار کریں۔

اس تحقیقی مطالعے میں ہم نے شعائر اللہ کی حرمت اور گلوبلائزیشن کے چیلنجز کا تجزیہ کیا اور اصلاحِ فکر و عمل کے اسلامی اصولوں کو واضح کیا۔ اب اس کے نتائج اور عملی سفارشات پیش کی جاتی ہیں تاکہ امتِ مسلمہ نہ صرف فکری سطح پر بیداری حاصل کرے بلکہ عملی میدان میں بھی مؤثر اقدامات اٹھا سکے۔

نتائج

1۔ قرآن نے واضح کیا ہے: ﴿ذَٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾[74]۔ یہ آیت اس بات پر دلیل ہے کہ شعائر اللہ کی تعظیم محض رسومات نہیں بلکہ ایمان اور تقویٰ کی اصل بنیاد ہے۔ اس کے بغیر اسلامی شناخت قائم نہیں رہ سکتی[75]۔

2۔ میڈیا، معیشت، تعلیم، اور خاندانی نظام میں گلوبلائزیشن نے ایسے تصورات داخل کیے جو شعائر اللہ کے احترام سے متصادم ہیں۔ تاہم ان چیلنجز کے ساتھ مثبت مواقع بھی موجود ہیں جنہیں درست حکمتِ عملی سے اسلام کے فروغ میں استعمال کیا جا سکتا ہے[76]۔

3۔ تمام چیلنجز کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں ہی مل سکتا ہے۔ نبی ﷺ کی سیرت اس کی بہترین مثال ہے کہ کس طرح مختلف تہذیبی اور سماجی دباؤ کے باوجود دین کی اساس اور شعائر محفوظ رہے[77]۔

4۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ سب سے زیادہ خطرہ خارجی دباؤ سے نہیں بلکہ داخلی کمزوری، مغرب کی اندھی تقلید، اور دینی شعور کی کمی سے ہے۔ اس کے سدباب کے لیے فکری بیداری لازمی ہے[78]۔

سفارشات

1۔ مسلم ممالک کو چاہیے کہ اپنے تعلیمی نصاب میں شعائر اللہ کے تصور کو شامل کریں۔ نئی نسل کو قرآن و سنت اور سیرت کے ذریعے اپنی تہذیبی اور دینی شناخت سکھائی جائے۔

2۔ اسلامی ادارے اور اسکالرز میڈیا کو شعائر اللہ کی ترویج کا ذریعہ بنائیں۔ فلم، ڈاکیومنٹری، اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر ایسا مواد فراہم کریں جو دنیا کے سامنے اسلام کے جمالیاتی اور عدل پر مبنی پہلو کو اجاگر کرے۔

3۔ سرمایہ دارانہ نظام کے نقصانات کے مقابلے میں اسلامی بینکاری، زکوٰۃ اور وقف کے اداروں کو مضبوط کیا جائے تاکہ شعائر اللہ کی حرمت معیشت میں بھی جھلکے۔

4۔ معاشرے کو مغربی خاندانی ماڈل سے بچانے کے لیے نکاح کو آسان بنایا جائے، اسلامی اخلاقیات کو فروغ دیا جائے اور گھریلو تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے۔

---

[73] Nasr, Seyyed Vali Reza. Islamic Leviathan: Islam and the Making of State Power. Oxford University Press, 2001, p. 141

[74] ۔القرآن الکریم، سورۃ الحج:32۔

[75] ۔ابن کثیر، إسماعیل. تفسیر القرآن العظیم. بیروت: دار الفکر، 1998، ج3، ص221۔

[76] Ahmed, Akbar S. Postmodernism and Islam: Predicament and Promise. Routledge, 1992, p. 77۔

[77] Watt, W. Montgomery. Muhammad: Prophet and Statesman. Oxford University Press, 1961, p. 156۔

[78] ۔قرضاوي، يوسف. التسامح في الإسلام. بيروت: مؤسسة الرسالة، 1992، ص98۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

5۔ مسلم ریاستوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ شعائر اللہ کے تحفظ کے لیے آئینی اور قانونی اقدامات کریں۔ مثال کے طور پر جمعہ کی چھٹی، رمضان کے احترام اور اسلامی رسومات کے تحفظ کو ریاستی پالیسی کا حصہ بنایا جائے۔

6۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ عالمی سطح پر مثبت انداز میں مکالمہ کریں اور شعائر اللہ کی حکمت دنیا کے سامنے رکھیں۔ اس سے اسلام کا تاثر محض "رسوم پرست مذہب" کا نہیں بلکہ "عدل و توازن پر مبنی نظام" کا ابھرے گا۔

7۔ نوجوانوں کے لیے تربیتی پروگرام، اسلامی کیمپس اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز تیار کیے جائیں تاکہ وہ مغربی اثرات کے بجائے دینی شعور کے ساتھ پروان چڑھیں۔

حوالہ جات:

- القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ، 158۔
- القرآن الکریم، سورۃ آل عمران، 104۔
- القرآن الکریم، سورۃ المائدۃ، 2۔
- القرآن الکریم، سورۃ الأنعام، 162۔
- القرآن الکریم، سورۃ النحل، 90۔
- القرآن الکریم، سورۃ النحل، 125۔
- القرآن الکریم، سورۃ الحج، 32۔
- القرآن الکریم، سورۃ الحج، 41۔
- القرآن الکریم، سورۃ الروم، 21۔
- القرآن الکریم، سورۃ الزمر، 9۔
- القرآن الکریم، سورۃ الأحزاب، 21۔
- القرآن الکریم، سورۃ الإسراء، 27۔
- بخاري، محمد بن إسماعيل . الجامع الصحيح . بيروت: دار ابن كثير، 2002، كتاب الأذان، حديث 604، 631۔
- مسلم بن الحجاج . صحيح مسلم . بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1995، كتاب الجمعة، حديث 862؛ كتاب الحج، حديث 1297۔
- ابن كثير، إسماعيل بن عمر . تفسير القرآن العظيم . بيروت: دار الفكر، 1998، ج2، ص455؛ ج3، ص221، 476؛ ج5، ص415۔
- طبري، محمد بن جرير . جامع البيان في تأويل القرآن . بيروت: دار المعرفة، 1992، ج8، ص112؛ ج9، ص146؛ ج17، ص280۔
- رازي، فخر الدين . التفسير الكبير . بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1999، ج12، ص62۔
- ابن هشام، عبد الملك . السيرة النبوية . بيروت: دار المعرفة، 2001، ج2، ص112، 152۔
- ابن سعد، محمد . الطبقات الكبرى . القاهرة: دار الكتب المصرية، 1968، ج1، ص245۔
- مباركپوري، صفي الرحمن . الرحيق المختوم . بيروت: دار الفكر، 1992، ص150۔
- طبري، محمد بن جرير . تاريخ الأمم والملوك . بيروت: دار التراث، 1987، ج2، ص312۔
- ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم . السياسة الشرعية . قاهرة: دار الكتب، 1966، ص120۔
- ابن قيم الجوزية . مدارج السالكين . بيروت: دار الكتب العلمية، 1996، ج2، ص67۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

- شاطبي، إبراهيم بن موسى . الموافقات في أصول الشريعة . بيروت: دار المعرفة، 1991، ج2، ص8۔
- غزالي، محمد . إحياء علوم الدين . بيروت: دار المعرفة، 1995، ج1، ص45، 78۔
- أبو زهرة، محمد . المجتمع الإنساني في الإسلام . قاهرة: دار الفكر العربي، 1970، ص95، 215۔
- محمد عمارة . الإسلام وحقوق الإنسان . قاهرة: دار الشروق، 1993، ص54۔
- قرضاوي، يوسف . التسامح في الإسلام . بيروت: مؤسسة الرسالة، 1992، ص67، 72، 98۔
- لسان العرب، مادة "شعر"، ج4، ص215۔
- فيومي، أحمد بن محمد. المصباح المنير. بيروت: دار الكتب العلمية، 1997۔

- Ahmed, Akbar S. *Islam Under Siege: Living Dangerously in a Post-Honor World*. Polity Press, 2003.
- Ahmed, Akbar S. *Postmodernism and Islam: Predicament and Promise*. Routledge, 1992.
- Ali, Abdullah Yusuf. *The Holy Qur'an: Text, Translation and Commentary*. Kuala Lumpur: Islamic Book Trust, 2005.
- Bowen, John R. *Why the French Don't Like Headscarves*. Princeton University Press, 2007.
- Esposito, John L. *Islam: The Straight Path*. Oxford University Press, 1998.
- Esposito, John L. *Islam and Globalization*. Oxford University Press, 2010.
- Esposito, John L. *The Future of Islam*. Oxford University Press, 2010.
- Esposito, John L. *Islam and the West: The Making of an Image*. Oxford University Press, 1992.
- Hashmi, Sohail H. *Islamic Ethics and Globalization*. Routledge, 2018.
- Kepel, Gilles. *Jihad: The Trail of Political Islam*. Cambridge, MA: Harvard University Press, 2002.
- Kuran, Timur. *Islam and Mammon: The Economic Predicaments of Islamism*. Princeton University Press, 2004.
- Leirvik, Oddbjørn. *Interreligious Studies: A Relational Approach to Religious Activism and the Study of Religion*. Bloomsbury, 2014.
- Nadwi, Abul Hasan Ali. *Islam and the World*. UK: UK Islamic Academy, 2005.
- Nasr, Seyyed Vali Reza. *Islamic Leviathan: Islam and the Making of State Power*. Oxford University Press, 2001.
- Ramadan, Tariq. *Western Muslims and the Future of Islam*. Oxford University Press, 2004.
- Scott, Joan Wallach. *The Politics of the Veil*. Princeton University Press, 2007.
- Siddiqi, M. N. *Banking Without Interest*. Leicester: Islamic Foundation, 1983.
- Siddiqi, M. N. *Role of the State in the Economy: An Islamic Perspective*. Leicester: Islamic Foundation, 1996.
- Watt, W. Montgomery. *Muhammad: Prophet and Statesman*. Oxford: Oxford University Press, 1961.
- Zürcher, Erik J. *Turkey: A Modern History*. London: I.B. Tauris, 2004.